

ظفر الاسام

مستشرق

شاه محمد زین العابدین صاحب کتب و کلمات
نویس بر روی دستخط

اداره معارف نعمانیہ

شعبہ تبلیغ و ترویج اسلام، کراچی

نخستین

یہ رسالہ ہدایت قبیلہ و ماہیہ، دیوبند یہ کاتچ چٹا کوٹنے
والا حق و باطل کو میزان ایمان میں توڑنے والا، با انصاف کو
سمجھانے والا صحیح العقیدہ بنانے والا، مذہب حق کا حق چھانیرا

مسمیٰ باسم نادین

ظفر الاسلام

۱۳ ۳۳

مُصَنَّف

عالیہ سیرت والا شاہ محمد جمیل الرحمن خان نالہ پوری

برکاتی جونی بریلی جمنہ علیہ

ادارہ معارف عثمانیہ لاہور کوٹہ نمبر ۹۳۹۰۰ پتہ

بفیضانِ نظر، مفتی اعظم پاکستان، قطبِ وقت حضرت علامہ مولانا قیصر
مفتی عزیز احمد مدنی جی

سلسلہ بابائیت نمبر ۱۱

ہم کتاب _____ خطہ الاسلام
مستند _____ شاہ محمد جلیل الرحمن خان قادری روضی
صفحات _____
طبع _____ ۲۰ جون ۲۰۰۸ء
پاراڈل _____ ستمبر ۱۹۹۹ء
چپہ _____ دوعائے خیر سچی معادین ادارہ
برائے نصابِ ثواب

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ نقشبندی
چلن جات کے حالات چھپنے کے وقت کثرتِ ارسالی کے حسبِ فرامین ملکہ
ملنے کا پتہ _____

ادارہ معارفِ نعمانیہ ۳۲۳
لاہور _____ کراچی نمبر ۵۴۹۰

منہات

از: اعلیٰ حضرت فاہرسل بریلوی، روضۃ علیہ

یا اہلی ہرگز تیری عطا کا ساتھ ہو
یا اہلی قبولِ تہاں نزع کی تکلیف کو
یا اہلی گورِ تیرو کی جب کئے سمیت آتا
یا اہلی جب پرے غرض شہر وار و گیر
یا اہلی جب لائیں باہر میں پیکس سے
یا اہلی سر و ہری پر ہم جب غورِ شہر
یا اہلی غری فقر سے جب ہو گیں بدن
یا اہلی نامہ افعال جب کئے گئیں
یا اہلی جب ہمیں آئیں صابِ جہم میں
یا اہلی جب صابِ خدا ہے جا لائے
یا اہلی دنگ دس جب پیری ہے بکلیاں
یا اہلی جب چلوں ایک دوا بلی ملو
یا اہلی جب غرض پیرنا پرے
یا اہلی جو دھلتے ہو کسوں جسمے کرنا
یا اہلی جب رخصتِ ثواب گراں سے سراٹھائے
دولتِ بیدارِ عینِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

جب پرے مشکلِ شہرِ کشت کا ساتھ ہو
شادی و ہلاکتِ حسنِ صلیت کا ساتھ ہو
اُن کے پائے غری کی حج با نافر کا ساتھ ہو
ابنِ نبی دے دے پائے شہر کا ساتھ ہو
صاحبِ کوشہ پرورد عطا کا ساتھ ہو
سیدِ بنہ شایہ کے غلی و اُکا ساتھ ہو
داسِ محبوب کی غشتی ہو اُکا ساتھ ہو
میبِ پرشِ علق ستارِ خدا کا ساتھ ہو
اُن قسم ریزہ نون کی دُعا کا ساتھ ہو
چشمِ گمانِ شینِ شریکے کا ساتھ ہو
ان کی بھی نظر ان کی عیا کا ساتھ ہو
آفتابِ انجمنی نورِ انبیا کا ساتھ ہو
رہے شہرِ کشت دے دے غلہ کا ساتھ ہو
کسوں لب پہ اچھین دینا کا ساتھ ہو

بھنور سرکار کا نشانہ

عزت قبول حضرت شاہ عبدالستار قادری بدایونی برادرِ اعلیٰ کا درختِ نبوت

نبوت سے اس شاہ کی عاجز سیرِ ترقی ہے
جا بجا بس کی سنتِ قرآن میں خود ترقی ہے
سے نبوت آپ کی سب سب سے پیشتر
حکمت حق سے اکھڑا دیں تا غیر ہے
ہر کتاب آسمانی ہے عقیقت آپ کی
ہر نیا سے غیر عدم کی ہوتی غیر ہے
راز دار کست گزرا آجہدارِ ارمیت
اس سے مشبہ خاک، گنہگار کی تدبیر ہے
نعت شاہ دین میں آگاہی الٰہی بہت
ماضیوں کے حق میں لائقِ تقدیر ہے
فاخرِ قلعہ منی تھے ارشدِ برزخ
جز کو غیر کی گنجنا دہم کی تدبیر ہے
بپ ہم ہی سراسر ہیں پائنتین
ان کی ہر تقریر سے ان کی تفسیر ہے
راکبِ دو شہنشاہ ہیں حسن و حسین
وہاں وہاں درخشاں ہیں گویا تیر ہے
دیکھتے ہیں گویا تیروں کا ہاں ہے انیس
اور ادھر اندکبر نعر، گھمبیر ہے
دیکھ شاہِ کمر سے دے دیا بید سے سر
انہی واسطے واقرب کی گئی تفسیر ہے
وہاں اہلِ مصلحت سینہ او ذوالقدر
وہاں کا مسخیر، شاہ دین کی شمشیر ہے
سے حب الٰہی بہت و غلبہ اصحابِ پاک
یہ تفسیر نہ ہو گی وہاں خوش تفریح ہے

بدایان قلم مالکِ مصلحت عزیمت احمد قادری بدایونی برادرِ اعلیٰ

قارئین کرام کی خدمت میں

ضروری گزارش

مستند حوالہ جات سے مزین زیرِ نظر کتاب "خط الاسلام" کو آج کے
سے دینی و ہندوستانی و علمی و سہ ماہی کے دور میں حق و باطل کو
پرکھنے کے لیے ایک میدان کی حیثیت رکھتی ہے۔ بغضِ حق و غرض
تہمت کے بدلہ کے تحت غلط عقائد و اعمال کی افشاں نہیں اور شکی
اور صحیح اسلامی عقائد و اعمال پر قائم رکھنے کے لیے، مہربان
قارئین کی پُر زور و پُر تحریک فرمائش پر آئینہ کی گئی ہے اس
لیے براہِ کرم محض اللہ تعالیٰ جیلِ شانہ اور اس کے رسولِ مصلح علیہ
کی رضا و خوشنودی کی خاطر سب سے جالہ تعصب اور بغض و حسد،
صدیت و امانیت سے بالاتر ہو کر مطالعہ فرمائیں۔

اور کتاب ہذا میں اگر کبھی قسم کی کوئی غلطی یا میں تو فوراً مطلع
فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں غلطی کی جائے۔

"ادارہ"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسلمانوں! اس کو خود پر ہوا اہل و عیال و اسباب کو بڑھاؤ،
حق و باطل میں تمیز کرو، ایک مذہب اہل سنت کے سوا جملہ
مذہب باطل و مروجہ ہیں۔

وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

ایک نئی استاد اپنے معبود شاگرد پر مانتین زمانہ و مہر و یونیدیہ
کی پوری حالت کا انکشاف مع ثبوت کے فرما کر عقائد اہل سنت
کی تعلیم دیتا ہے۔

استاد! پیارے شاگردو! دین بڑی دولت ہے جس کے پاس نہیں
وہ دونوں جہاں میں ذیل ہے۔ تم ہمیشہ کچھ سنتی رہنا اور آج کل کے بد
مذہبوں، گندم، ناجور و سوسوں سے سخت نفرت رکھنا۔
شاگردو! حضرت! بد مذہب کون لوگ ہیں؟ کیا سنتوں کے
سوا اور بھی کچھ فرقتے ہیں۔

استاد! اہل اب بہت سے فرقتے نکل پڑے ہیں جو اپنے آپ کو
مسلمان کہتے ہیں۔ مگر سخت بد مذہب ہیں اور بہت سے کوئی کفر کی حد
تک پہنچ چکے ہیں۔ جیسے وہابی، عیقلہ، راضی، عیسیٰ، نادانی، گندھنی
شاگردو! حضرت یہ تو فرمائیں وہابی کس کہتے ہیں؟ اور ہندوستان
میں یہ کہاں سے آئے؟

استاد! نجد میں ایک شخص محمد ابن عبدالواہبؒ میں ہوا جس
سے حرم کو محرم طہر کیا اور علماء و سادات کے بکریں تک کے خون سے
زمین حرم کو ترکیبا بجا و اہل بیت و شہداء کے مزارات اور گنبدوں کو توڑ کر
پاؤں کیا اور علماء جملہ کفر شیعان حرمین طہرین کو شمشک با نکران کا قتل واجب ٹھہرایا
حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصیہ اور کا نام حرم یعنی سب
سے بڑا بیت رکھا۔ اس نسیب مروجہ کے عقیدوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اس
شیطان نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا تھا۔ جس پر کتاب
ولوی السلیل و بوی کے تحت لگی، تو انہوں نے اس کا خلاصہ اردو زبان میں لکھی
جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا جس میں رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کو دل
کھر کھالیاں دیں۔ پھر دوسری کتاب فارسی میں لکھی جس کا نام صراط مستقیم
رکھا۔ چنانچہ سلیمان و بوی کو کابل کے سپے کے مسلمانوں نے قتل کر کے اس کے
اصل ٹھکانے پر پہنچا دیا اس کی کتابوں اور نجدی عقائد کا تذکرہ کتب یونیدیہ
لوگوں نے پایا۔ ان وہابیوں کا ایک امام مولوی قاسم انور قوی تھا جس نے
مدرسہ ولوبندی بنایا و ثانی۔ اور وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین
بولنے کا ٹھکانہ ہوا، حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی مثل چھ نبی او طبقات انہیں میں
مانے اور اس مضمون میں ایک رسالہ تحریر کیا اس گھنا۔ جس کا رد اس
وقت کے علماء اہل سنت نے تحریر فرمایا۔ اور نہابی مباحثوں میں بھی اس
کو علمائے اہل بیت سے شکست نصیب ہوئی و لفظ الخلف پھر مولوی رشید احمد
گاندھنی اچھلے۔ ان جناب نے تو اللہ تعالیٰ پر چڑھوت بولنے کی بہت لگائی،

اس کی کہ اس کے مذہب کی تفصیل دیکھنا ضروری و سیف انکار و توارق

تحریر اور تاریخ دیا ہے دیکھتے ۱۲۔ لے ۱۲۲۲ھ و ۱۲۲۳ھ میں ہے (صدیہ ہجری)

اہم الطائر المسجل دہری نے تو امکان کذاب ہی مانا تھا لیکن خدا کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ مگر اگر تو اندسیر تمام کذابان جناب نے اپنے فہم سے میں صاف گمراہ دیکھو۔ بلکہ تو قرع کذاب کے ہنسنے درست ہو گئے۔ یعنی پناہ بخدا اللہ تبارک و تعالیٰ سے کذاب واقع ہو گیا، وہ جھوٹ بول چکا و لا حول و لا قوت الا باللہ۔

اور سبب خدا علیہ الصلاۃ والسلام کے شغل کو کوئی دقیقہ اہمیت اور برکتی میں اٹھانہ رکھا۔ ان کے چند رسالے یہ ہیں۔
 "قادی میاد و عرس"، "قادی رشیدیہ ہر زہد اور براہین بت ظفر یہ رسالہ اپنے ایک خاص شاگرد فیصل احمد انیسوی کے نام سے طبع کر کے خود اسکی تصنیف کی جان شامتوں، غیبتوں، سفاقتوں سے لبریز ہیں۔ محمود حسن دیوبندی شاگرد رشید چنگوی ان کے بعد آچکے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو جاہل، مشرانی، زانی و فحیرہ وغیرہ سب مانا۔ اور اپنے اسناد و رشید احمد لنگوی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کش و نظیر دشمنی تحریر کیا۔ اور خود گاندھوی فرستے ہیں بیشا اللہ و شرک پرست سنے۔ مرتے وقت جو ان کی حالت ہوتی، خدا شکاروں کو اس سے محفوظ رکھے۔ پھر ان سب کے قیمر ہاں اشرف علی تھانوی اچھے انہوں نے علم رسول کو کتنے سترے علم سے ملایا۔ دیکھو ان کی تحفظ الایمان، نیز نبی زیدی کے گیارہ جیسے کلمے جس کے پہلو اور چٹھے جیسے میں تو نہایت کمزاریت کے اور بہت نہر کا۔ یہاں تک کہ مقصد حاصل ہوا اور مرید کوستے تھے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور جدید درود و التحم صلوات اللہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم اشرف علی پڑھنے کی اجازت دے دی۔

اب دلم بہت کا ہیڈ کو کر ٹر ہندوستان میں دیوبندی ہے۔ اور جاں کیں

ان کے نقیقین و سریرین ہیں۔ وہ سب دیوبندی کا شاخیں ہیں۔ اب سب سے آسان دیوبندی کی پہچان اور علامت یہ ہے کہ جو کوئی ان ذکر کردہ شدہ دیوبندیوں کو اپنا پیشہ یا علم دین و صلہ و نسبی مانے یا ان کی ان کے بدین و تحقیق کی کتابوں کو اچھا بنائے وہ دیوبندی ہے

شاگرد: حضرت اگر اجازت ہو تو بندہ اپنے المینان نبی اور معلومات کے لیے کچھ ذرا تفصیل سے دریافت کرے؟

استاد: بے شک ضرور تحقیق کر دے کہ عقیدہ درست و مضبوط ہو کر نہر دین و مذہب کی سہاکی کا دار و مدار عقائد پر ہیچہ اہل سنت و جماعت پر ہے۔
شاگرد: کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے؟ یا ش اس کے کربت کام کر سکتا ہے؟ شکار اس کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟

استاد: استغفر اللہ۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنا، چوری، ظلم، شراب خوری وغیرہ تمام عیبروں اور برائیوں سے پاک ہے اور جو شخص اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف کسی عیب کو نسبت کرے یا جھوٹ وغیرہ کسی برائی کو اللہ کے لیے ممکن بتائے یا امکان کا شبہ میں کرے تو یقیناً کافر و مرتد ہے۔ یہ عقیدہ ہے اہل سنت و جماعت لہذا دیوبندی فرقہ اس کے خلاف ہے جیسا اہم الزاویہ اسمیں دہری نے رسالہ یک روزی صفر ۱۳۵۵ھ میں یہ کہہ دیا "ہر نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے" یوں ہی رشید احمد لنگوی نے بے باطن قاطعہ صغیر میں لکھا کہ "اگر کان کذاب کا سکہ تو اب کسی نے جدید نہیں نکالا، بلکہ قدما میں اختلاف ہے" یوں ہی محسن دیوبندی نے ضمیر اخبار نظام الملک فرایز آباد ۲۵ اگست ۱۸۹۹ء میں لکھا کہ چوٹی

لے۔ اس عقیدہ اہل سنت کی تحقیق و توثیق اور احتیاد و اہمیت کا وہ کامل رسالہ نہیں ہر جہ سے دیکھتے

شراب خوری، چہل و چلوم سے متاثر نہ کہ فہمی ہے معلوم ہوتا ہے۔ خدام و نگیر کے
مزدب خدا کی قدرت بندہ سے فراتر ہوتا ہے وہ نہیں جانتے کہ یہ کچھ ہے جو کہ
مقدور اللہ ہے۔ مقدور اللہ ہے۔ (اسمعیٰ لفظ)

شاگرد و کیا جو ہوا اور جو ہر ہائے اور جو ہر ان تمام چیزوں کا علم اللہ
تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو عطا فرمایا، یعنی بنی کر علیہ الصلوٰۃ
والسلام کیا عالم کا مان و مان میں۔

استاد، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو جو ہر اور ہر
سے اور جو ہر تمام چیزوں کا علم دیا ہے مگر ان دہائی فرق اس کا سخت کھربے
دیکھو توحید ایمان طوطیہ مطیع عجبائی و بی صفحہ ۲۵ پر (خوشے دیوبند) یہ جہت
ہیں کہ علم حبیب جمیع اشیا (یعنی تمام چیزوں کا) انحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ
کا عطا کیا ہوا ہے بعض اصل اور خرافات میں سے ہے۔ (اسمعیٰ لفظ) پھر دیکھو
توحید ایمان صفحہ ۱۹ پر جو کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں
خواہ قبر نہاد آخرت میں سو جس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ ہی کو نہ کو اپنا
حال نہ دو سرے کہ (اسمعیٰ لفظ) پھر دیکھو ہستی زبور جتہ اول مستند اشرفی
تھاوی صفحہ ۴۴ میں کہیں کو دو سے پکارا اور یہ سمجھا کہ اس کو خبر ہو گئی اکثر
شرک ہے) نیز دیکھو قوائے رشیدیہ جلد اول مستند گفتو ہی صفحہ ۱۲۳، علم
غیب بھی تاویل سے کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا ایسا ہم شرک سے خالی

لے مگر علم غیب کی نفس و کافر تفسیر کتب ذیل میں مسئلہ کہنے انہذا الضیفہ فی نفسہ استواء
و کفالت انسان، حبیب اللہ و اولیائہ، اری اذ اعمال انسان، انکھت و العلب،۔
نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور و کمر بنی ہدی کتب خانہ لاہور سے طلب کیجئے۔

میں (اسمعیٰ لفظ)

شاگرد، حضرت میں نے سنا ہے کہ وہاں یہ حضور کے علم سے شیطن کا علم
زادہ آئے ہیں۔

استاد، ہاں وہاں کہتے ہیں کہ علم میرزا بن کا شیطان امین کے لیے
توفیق سے ثابت ہے اور حبیب خدا کے لیے علم ماننے کو خلاف نصیحت ہے
اور شرک بتاتے ہیں، لہذا وہاں شیطان کے علم کو علم رسول سے زیادہ اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے کم ماننے ہیں دیکھو عبارت برائین
قائد مستند گوی صفحہ ۵۰۔ شیطان و کفالت المرت کا حال دیکھ کر علم
میرزا بن کا فخر عالم کو حدت نصیحت قطعہ کے بلا دلیل محض فیاس فاسد سے
ثابت کرنا شرک نہیں تو کرنا ایمان کا حتمہ ہے شیطان و کفالت کو یہ
وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کے علم کی کو کسی نص قطعہ ہے کہ جس سے
تمام نص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (اسمعیٰ لفظ)

شاگرد، حضرت امیر سے ایک دوست عبدالرسل کہتے تھے کہ
وہاں حضور کے علم غیب کو کتنے اور سوئے و غیرہ کے علوم سے جلاتے ہیں؟

استاد، ہاں میں عبدالرسل سلمہ سے تم سے سنا ہے، ایسے شک اس
وقت کے وہاں کے گرو گھنٹاں اشرف ملی تھاوی نے اپنی کتاب تہذیب الانسان
کے صفحہ ۲ پر صاف لکھ دیا کہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لیے مانا جاتا ہے، ایسا علم غیب تو ہر پختہ و پختہ بلکہ تمام مہمانوں و جوہاں
گاتے بل لکھتے، سوزوں کے لیے بھی حاصل ہے، رسول اللہ کی ان خصوصیت
ہے دیکھو عبارت "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر قبول زید
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل

شان کے آسمے چار سے بھی ذیل ہے۔

شاگرد : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیک انسان چاہیے۔
استاد : اسے شیک رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام متاعِ علی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو امتدادِ کائنات کی عطا فرماتے ہیں لیکن فرقہ وادہا پس سے سخت بدست ہے۔ دیکھو تقویۃ الایمان صفر ۱۵ : جس کا نام مستند علی ہے وہ کسی چیز کے مخدوم نہیں یعنی کچھ اختیار نہیں دیتے تھے۔

شاگرد : وہابی فرقہ اللہ کے لئے تو علم غیب ضرور ماننا ہوگا۔

استاد : ہاں ماننا تو ہے مگر ہر وقت نہیں دیکھیں مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یا ہل رہتا ہے مگر جب چاہتا ہے غیب کو دریافت کر لیتا ہے۔ دیکھو عبادت تقویۃ الایمان صفر ۱۵ : "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیتے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔"

شاگرد : کیا انبیاء اولیاء مرکاشی میں مل جاتے ہیں؟

استاد : (نور اللہ) یہ ملعون عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا ہے شیک انبیاء اولیاء و ائمہ یہاں تک کہ شہداء و سیدے نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ذات الہی ذاتی یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں ان کے تعذبات، کرامات، کائنات جس طرح کہ اس عالم میں تھے۔ وہاں سے بھی پستری جاری رہتی، بلکہ اکثر کے اعلا و اتم و اعلیٰ ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم صاف صاف شہیدوں کو زندہ فرما کر بتاتا ہے کہ وہ مدق دہیتے جاتے ہیں، جب حبیب کریم کے غلوں کو یہ شرف حاصل ہے تو انبیاء و مرسل اور پیغمبر المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا ہو جیسا۔ روئے زمین

نے نماز رکھنے کا ثبوت الاصل و الاصل میں دیکھو۔

کے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی شیک حضور حیثیت الیقینی ہیں، اور ان کے صلہ میں اولیاء و علماء و شہداء بھی زندہ ہیں۔ ان حسیات ہادی متی ہے۔ خود حدیث میں ارشاد ہوا اِنَّ اللہَ یَحْیِیْہُمْ کَکَۃِ الْاَمْنِیْنَ اَنْ تَخْلُقَ اَحْیَاۃَ الْاَمْنِیْنَ اللہ عزوجل نے زمین پر ایسا کام کیا کہ انہا عوام فرما دیے کہ حدیث سے یہ فضیلت طاعون سے شہید اور انس کے مژدوں کے بلکہ جو بعض پر اللہ اذان کہتا ہو ثابت ہے۔ ہاں فرقہ طوع و نہیہ بحدتہ دلو بندہ ہی کو خدا کا نائب ہے کہ وہ بڑبڑا کر خدا کو کہہ کر میں نے والا کہتا ہے اور اس ملعون قول کے کہنے کی تہمت خود حضور پر لگا تا ہے وہ تقویۃ الایمان صفر ۳۴ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملے والا ہوں گا۔

شاگرد : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھا جاتا ہے؟
استاد : نفوذ باللہ! تمہاری اور سارے جہان کی عزتیں اور تمام مخلوق کی آؤں اور اپنا اور بھائیوں کے مرتبہ اگر ایک بلکہ جمع کئے جائیں تو حضور کی عزت کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ : نسبت خود بگت کو بوس منفع زان نسبت بگت کو نہ تو شہدے اپنی

ہماری حالت تو یہ ہے کہ خود کو ان کے کئے کے ساتھ بھی نسبت کرنا ہے وہی جانتے ہیں لیکن وہابی فرقہ واقعی ایسا الگ ہے، اب وہب، گشتان، گروہ، شتی ہے۔ جو بڑبڑا کر اس کے ساتھ دعوے بصدی کرے، اور ان کو بڑا بھائی مقرر کر دے حضور کا چچا یا بھائی بناتا ہے۔ جبکہ تقویۃ الایمان کے صفر ۳۴ میں کہہ دیا کہ ولا تاتوا اولیاء و ائمام، امام نواسے، پیر، شہید، جینے اللہ کے قریب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور جہالت سے بھاری مگر اللہ نے ان کو پڑائی دی وہ

بڑے بھائی ہوتے۔ (اسلمی مغلیم) یکدہ نمون فرق تو آیا۔ اولیاء کو پہنچا اور
 ناولن آتا ہے۔ دیکھو تقویۃ الامان ص ۱۸ سب بندے بڑے بڑے ہوں یا فقیر
 سب برابر ہیں اور ان کے ہر ایک کو وہ تو آیا۔ اولیاء کو کاکا کہتے ہیں۔ دیکھو
 تقویۃ الامان ص ۲۰ اللہ کے نزدیک ہر دست ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ
 فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ
 دیکھنا کہ اسے لوگوں کو ثابت کیجے۔

شاگرد حضرت ابی جرذان میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نام
 اندکس میں لکھا ہوتا ہے جس میں اہمیت کے برابر دست ہے یا نہیں؟

استاد ہاں نام اندکس میں لکھا ہوتا ہے جس میں انہما علیہم حضور
 ہے اور حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر حضرت غیلانہ اولی امیر المؤمنین
 صدر ابن ابی بنی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی ہے۔ نیز شاخ کرام اور علماء عظام نے
 اس عمل کے فوائد عظیمہ میں سے ایک فقیر فائدہ یہ بتا سکتے کہ اس کے حامل کو
 آنکھوں کی شکایت نہ ہوگی اور ایسا دست میں ترقی ہوگی اور اندھا نہ ہوگا عرب و عجم
 کے تمام مسلمان اس کے حامل رہے اور میں اور ابلی شہادت کو ہمیشہ اس کا عامل رہنا
 چاہتا ہوں۔ گرفتہ و موقوفہ نہ ہوگا اس کا سخت تنگ اور دشمن ہے۔ چنانچہ سرزنش طافہ
 و یونینیت جناب اشرف علی خان لڑی اپنے فاضل اہلاد یہ ہیں اس عمل کی شہادت کے
 منکر ہونے میں کارو کاں اعلیٰ حضرت اہل سنت فاضل بریلوی مقدس سرگئے

لے اس شہادت کے ثبوت میں رسالہ سنیہ العین فی تہذیب الایمان میں صفحہ ۱۰۸۸ حضرت
 محمد و تہذیب قدس سرہ کا حوالہ ہو رہی ہے جس میں حضرت ابو نعنا۔ نیز رسالہ تاویلی اوقاف صفحہ
 ۵۵ پر اس مسئلہ کی تشریح مطالعہ کیجئے۔

ایک رسالہ منہج اسلام فی حکم تہذیب الایمان میں فی التہذیب فرمایا
 جس کا نام موجود ہے کہ ایک خفیہ فیتر مقلد سنی و دہلی مولوی عبد الشکر مغلوی پٹنہ
 انہما علیہم اس مسئلہ کی بدعت سیدتہ کہ ترک کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ دیکھو
 علم اللہ جلد دوم صفحہ ۴۴ مطبوعہ عمرہ اطلاع کھنہ ۱۳۲۵ھ ۱۱۱۱ اقامت میں یہی
 مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھوں کو چرنا بدعت سیدتہ ہے کسی حدیث
 سے ثابت نہیں اور ان میں بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ (راستی
 لفظ) اس کے ساتھ یہ کہ بعض احادیث اس ضمن کی وارد ہوتی ہیں کہ ان
 میں نہیں ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام کرنا سن کر انگوٹھوں کو چرنا چاہتے مگر کئی حدیث
 ان میں دلیل القدر حدیث کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچا سب ضعیف ہیں۔ انہما
 صاف لکھ دیا کہ اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ (الاستی)

شاگرد حضرت فیہ تقیادہ دہلی میں کسی قدر فرق ہے؟
استاد جیر تقیادہ دہلی آپس میں چھوٹے بڑے بھائی ہیں۔ تقیادہ
 ان کے اور ان کے ایک ہی ہیں صرف ظاہر کا فرق ہے یہ کہ وہ ایسے خفی
 جیتے ہیں آئین باجمہور فی دین نہیں کرتے۔ لہذا یہ نہایت نامہ جیتے ہیں۔ اور یہ عقیدت
 حال باجمہور بن کر خود کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ آئین باجمہور لکھتے، مرغ دین
 کرتے، پیسے پر ہاتھ باندھتے ہیں مجاہدین ازبک میں چاروں اہل سنت سے نہایت نفرت
 رکھتے اور تقدیر خفیہ کو حرام بتاتے ہیں۔ لہذا یہ خفیہ مجاہدین کہ ہمارا سامان عظیم الایمان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کایاں جیتے ہیں، بلکہ بعض ان کو کفر و شرک کا داغ لگاتے ہیں۔

لے ان کھنوی برائی صاحب کی پوری غیر تقیادہ و ذہبیت اور مسائل میں دھوکا دہی
 رسالہ اعلیٰ مجرم ہم برائے انہما علیہم ہے۔

عزیز دیندی وہاں فیض مقدس کو پایا بھائی ماننے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنا بلا
کراہت جائز مانگے ہیں، چنانچہ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۹ مصنف رشیدیہ احمد
نگلوہی "غیر مقدسے مقصوب چھاپنیں کیوں کر وہ عامل باعہدیت ہے اگرچہ نفسانیت
سے کرتا ہے" پھر دیکھو فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۲ "مقتدا میں مقتدا اور غیر مقتدا سب
مستند ہیں" اعمال میں اختلاف ہے "نیز دیکھو غیر مقتدین کے کسی کوئی آدمی جناب
عبد الشکور کھنورتی ناڈیڑا انیم کار سالہ علم الفتنہ جلد دوم صفحہ ۹۲ "یہیں حکم غیر مقتدین
کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے یعنی مقتدی نماز اُن کے پیچھے جا کراہت درست ہے
خواہ وہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کریں یا نہ کریں" پھر اسی کے حاشیہ پر لکھا "ہم
وہاں سے زمانے کے بعض مقصوب مقتدین غیر مقتدین کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے
یہاں تک کہ اگر کسی امام کو بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے سنا یا سینے پر ہاتھ
انٹتے ہوئے دیکھا تو اپنی نماز کا اعادہ کر لیتے ہیں، میری ناقص فہم میں تعصب
نہایت بڑا ہے اور غالباً جو شریعت کے مفاد سے واقف ہے اس میں
قیاس کو جس سے انتہت میں انفریق پیدا ہو جا تو نہ رکھے گا اُس کوئی غیر مقتدا
ہمدرد امام صاحب کو برا کہتا ہو تو وہ ایک مسلمان کی غیبت کرنے سے فاسق
ہو جائے گا اس مذہب میں اس کے پیچھے نماز نہ کروہ ہوگی اگر جائز بھی رہے گی
انتہی لفظ

شاگردو! کیا فعل میلا و شریف اور بس میں قیام کرنے میں ثواب ہے
کرنا چاہیے یا نہیں؟

سلفہ خانہ غیر مقتدین کے پیچھے نماز منع و ناجائز ہے۔ دیکھو اس کی تفسیر میں مسالہ
النہی الاکید مصنفہ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

استاد: فضل میلا و شریف ادب و تعظیم و ذوق و شوق سے ہمیشہ
کرنا چاہیے اس میں بشارت ثواب اور بزرگان دین نے اس کے بڑے فائدے سے
دیکھے اور بیان کئے ہیں اور کیا کرنا اس میں مقصوب و مستحسن ہے۔ یہی سبب ہے
کہ حرمین عین و مدبر شام وین اور جمیع بلاد اسلام میں اس عمل کی تیرہ گزیر قریب
شاہی دہلی میں کالائے ہیں، خود ہمارے کراچی امداد اللہ صاحب اپنے رسالہ
قیضہ جنت سنہ ۱۱ میں صاف لکھ گئے "مگر عقل میلا و شریف میں شریک جہول
ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں" لیکن عقلی
و تجربی دونوں نے اس عمل کی تیرہ گزیر و مشرک کے رد کیا ہے اور قیام نہ کرنا ہی
مسلمان کو یہاں تک و خروا پتہ پیر ہی صاحب مصروف کو بھی کافر و مشرک و بدعتی
نارہی جہنمی بنائے بغیر، چھوڑا، چنانچہ دیکھو فتویٰ الایمان صفحہ ۵۵ و ۵۶ "ذاتی الاول
میں عقل ترتیب دینے والا اور قیام کرنے والا (مسلمان نہیں) پھر دیکھو فتاویٰ
رشیدیہ جلد اول مصنفہ نگلوہی صفحہ ۵۰ "بڑے مجلس مولود شریف اگرچہ کوئی غیر شریف
اُس میں نہ ہو وہ بھی اس وقت میں نماز ہے" انتہی لفظ

پھر دیکھو فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۲ "شاہ ولی اللہ صاحب نے جو فیض
تجربہ میں مولد النبی کی حاضری کھی ہے وہ پھر اہتمام سے نہ تھی نہ وہاں شرعی چیز
دیکھی اور تھا" انتہی لفظ پھر دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۳۵ "جس
مولود شریف جس میں وہاں مولود کا ذہب نہ ہوں اس میں بھی شرکت منع ہے۔

اس پر اور سخت حذرات و تحذرات یہ ظاہر ہیں مجلس میلا و کو حرم کہتے ہیں
لو دیکھو فتاویٰ رشیدیہ احمد نگلوہی جلد اول صفحہ ۱۲ "ہر نماز عارف
وادت توشش نہ کرے کہ ساگم کھائی کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں" پھر
اس سے بھی بڑھ کر معون کھر بچا ہے کہ "بند و تو سال بھر میں ایک مرتبہ کرتے

ہیں یہ مسلمان وہ ہیں کہ ہر روز سوچو کہ اس گناہ بڑے ہیں ۔ راستی بظہر یعنی مصلیٰ ملا
شرعیات (اعاد اللہ) ہندوؤں کے ساتھ اور بہن کشتیاں بھی بدترسے۔ پھر صفحہ ۱۰
میں لکھا کہ "الکرام مجلس میلا" جو قیام و روشنی و تقاضا شیرینی و قیووات یعنی
کے فضائل سے غالی نہیں ۔ یعنی مجلس میلا و شریف اگر ایسی کی مجلس کہہ میں
نہ قیام ہو نہ روشنی نہ تقسیم شیرینی نہ فضول تہیہ ہوں جب بھی گرا ہی ہے
پھر ایسی قیادولے میلا و طبع بار اول کے آخر میں ایک قصیدہ بھی درج کیا۔ جن کے
چند اشعار یہ ہیں ۔

خلاف اہل شریعت سے مصلیٰ	خلاف اہل طریقت سے مصلیٰ
یہ کون کہتا ہے شریعت سے مصلیٰ	کچھ سہیں شریعتیں بدعت سے مصلیٰ
فقد ہوائے طہیبت سے مصلیٰ	تہاے نفس کی شامت سے مصلیٰ
خیر بھی نہ ہو عاشقش و بدعت سے	بہر مصلیٰ کی امانت سے مصلیٰ

اس کے بعد بہشتی زیور کے کچھ حصے کی بھی سیر کرو جس میں غلافوں میں سے
مصلیٰ میلا و قیام اور قاتل اور تہجد و سوان اور عید کی سوان اور طلب برات
کے صلے اور عزم میں کچھ طے یا شریعت پر ناز و فخر شہداء سب کو بدعت اور
کرنے والے کو بدعتی آدمی ، جنہیں ٹھہرا ہے ۔ واعاد اللہ تعالیٰ ۔
تہجد یہ نیک ہے کہ سوائے چند دیوبندیوں و دیوبندوں کے کو معطر اور طہیبت
طہیبت اور لہذا و ترکستان و کابل و ہندو وغیرہ یا ہیں مسلمان ہیں وہ سب کے
سب اور نیز آقا و جد و اولیٰ و جملہ شیعہ کلام و علمائے سوان دیوبندی قیووات سے
کافر مشرک ، بدعتی اناری انہیں جوستے اور پیر چا حاجی اعاد اللہ صاحب ہا ہا ہا

جہ اللہ علیہ نور و بندہ بنی قوت کی دست سخت مشرک و اندہ بدعتی ٹھہرے ۔ و لا حول
و لا قوۃ الا اللہ العلی العظیم ۔

شاگرد : کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضرت عمر فاروق الثقلین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر اور نبیل پر اسے ۔

استاد : (غور باللہ) کیا بے ہودہ سوال کہتے ہو ؟ مجھ پر ان تمام خصوصیات
حضور سید الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر و فکر ایمان ہے ۔ خود اللہ تعالیٰ نے
حبیب کے ذکر کو بندہ کی آواز میں پر بلا تعلیق وقت جبے شہداء و درویشیہ کا ہم کو
حکم دیا جس کا مقصود یہ ہے کہ ہم کبھی اور کسی وقت بھی مجھوس کی یاد و فکر سے
مغل نہ ہو ، اپنی تمام عبادتوں کو ان کی یاد و فکر سے نہ بھولیں ، اذان و
اقامت ، نماز ، کلمہ وغیرہ سب میں ان کا ذکر لازم فرمایا ، اور ذکر سے نکل نہ پال
لازم ہے ، اولیٰ نے انہیں کے ذکر و فکر سے مزین ملایا ہے ، ان کے نام پاک
کے آواز پر ہر قدر ترقی و درجات کا شرف حاصل کیا ، اٹھتے بیٹھتے یا رسول اللہ کے
خوشیے پڑے اور اب بھی مجھ کو تعالیٰ تمام مسلمان اسی پر عامل اور ذکر و فکر حبیب
کے شامل ہیں ۔ مگر دیوبندیوں و دیوبندوں پر اس سے قدر کی بھاری ہے دیکھ لفظ
ایمان صفحہ ۴۴ موم چن انہیں کاموں میں سے کہ اللہ نے جس اپنی تعظیم کے
ٹھہرا ہے میں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا خشک ہے ۔ پھر دیکھ بہشتی زیور حصہ اول صفحہ
۳۴ "بسی بزرگ کا نام اطہر و دلہندہ صیفا (مکھو شرب ہے) اور دیکھ قیادولے رشیدیہ
جد اول صفر ۲۱ "یا شیخ عبد القادر جیلانی شہنا بندہ" کا وہ بندہ جائز نہیں جانتا
صفر ۲۳ "اس کو بندہ کو ترک کر دو بندہ اچھا نہیں جانتا" اچھ و کھو قیادولے رشیدیہ
لکھنؤ کے کہوت میں ہاں اول ملکہ کرو ، نہایت لاد و افوار لا تقہار ۔ البتہ قوت واسطہ ۔

جلد دوم صفحہ ۹۰ "دریا شیخ عبدالقادر جیلانی شین مددگار ہے۔" نیز فقیر الانبیا
 وغیرہ میں تو تصریح کر دی گئی ہے کہ یا رسول اللہ اور یا غوث گنجا، ان سے مدد
 گنجا، دوہانی دریا سب محض و شرک اور عام و بیرون کابین عقیدہ ہے، رہا ان
 محبوبانِ خدا کا ذکر و خیال و تصور، تو وہ اس فرقہ کے لئے نزدیکِ شرک، چنانچہ
 قاضی رشید عبدالقادر صفحہ ۵۵ میں ہے۔ دو تصور شیخ اگر کسی میں تنظیم ہو یا
 شیخ محض صریح باطن پر یہ سمجھے تو جب شرک سے نہ بھر جاتی و اسے لالہ کر دے
 تو ایسی کمی کہ اب وہیل و ابواب سے بھی ایسی نہیں کہی گئی، دیگر صراطِ مستقیم
 حضرت اسماعیل و جبرئیل کی فصل در خطبات غازیہ لیں کہ انوں کا بیان جن سے غلابی
 فعل آجاسے صفحہ ۸۹ "از سوسہ در خیالی مجامعت تو چون بہر ہمت و صریح
 ہمت بسوسہ شیخ و امثال اہل ان غلابی کو گنجاب رسالت مآب باشند چنانچہ مرتبہ
 دراز است سزاقت در وقت کا تو فرخواست ۹۰"

ترجمہ : (فہرست) زنا کے دوسرے سے اپنی عزت کے ساتھ بجاہمت کا خیال بہتر ہے اور یہ یہاں کے مثل کوئی بزرگ و محترم نبی رسول اللہ ہی ہوں ان کا خیال کیا کہ اپنے بیل اور گدے کے قصور میں ڈوب جائے یا بد پر جا بڑھ جائے۔ (نعمت اللہ بن فوک) یہ ہے عقیدہ دیوبند کا کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بزرگ کا خیال بیل اور گدے کے خیال میں ڈوب جانے کے تقابلی ہی درجے یا ترسے اللہ العزیز علی العالمین۔

شاگرد: حضرت یہ تقویٰ الایمان اور صراطِ مستقیم تو سنتِ ناپاک
ورگندہ کتابیں نکلیں

سبحه تعزیه ایمان لاهل روضه مبارکه انکسبہ الشہداء بی بی و بچہ۔

[illegible]

یہ وہی رشید احمد کنگوہی ہیں جنہوں نے رسول اکرم
علیہ الصلاۃ والتسلیم کو علمائے مدسہ دیوبند کا شاگرد بتایا

چنانچہ دیکھو براہین قاطعہ ص ۱۰۲ صفحہ ۴۰ - "کب صاحب راجہ
 عزیز کا راجہ خرم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں شرف ہوتے کو آپ
 کو ارد میں حلاوت کرتے دیکھ کر پوچھا کہ تو یہ ہیں آپ کو یہ زبان کہاں سے
 آگئی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب سے غلامتہ دھرم پونہ سے ہمارا مقام ہوا
 ہم یہ زبان آگئی سبحان اللہ اس سے تپتہ کس درجہ کا عذاب ظاہر ہو گیا۔
 شاگردو: اولیائے کرام کا عیسائیوں کے پاس سے اور اس میں جلسہ
 کے لیے کیا حکم ہے؟ اور انبیاء و اولیاء سے مدد مانگا اور ان سے فرمایا کہ اور
 دوسرے کیا فرمایا ہے؟

مُؤَرَّضُ الْمُؤَرَّاتِ ۲۹ رَجَبِ مَكْدُونِ كُنْدُوں كَسِي اَو كُنْدُوں كَسِي

اُستاد و اولیائے کرام کا عرشِ نیلِ بہت خوب، نفید اور بھلا شمع
 نور رہا اور ہے۔ اس میں صاحبِ غریب سے حصولِ بکات کے لیے حاضر
 ترشِ نصیب، سعادت و موجبِ فلاح و نیا و آخرت ہے، پرستیِ محبوبانِ خدا
 سے مدد مانگنا دینا بھیہر میں کھٹانِ جاہل سے جاہل بھی یہ سمجھ کر نہیں مانگتا
 وہ خالقِ حقِ مستقلِ اوقات ہیں۔ بلکہ ہر انسانِ کائنات کا محبوبِ مقبول، برگزیدہ سمجھ
 کر مانگتا ہے، اور اس کی غرضی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، جز وہی جس کے
 دل میں محبوبانِ حق سے عداوت بھی ہو، جیسے ولولہ بند و لالی کو ان کے کیاں
 غریب کرنا حرام اس میں جاننا حرام مزاراتِ محبوبانِ حق کی زیارت کو جاننا
 درست، و اسباب و اولیاء سے مدد مانگنا غزو و شرک، ان کو کھانا اور ان کی
 دوائی دینا شرک، چنانچہ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴۹۔ "مکن یور، علیہ، ہمارے
 بغداد، گولا، بختیافت اشرف کو صرف قبروں کی زیارت کو سفر کر کے چلا درست
 نہیں۔ پھر دیکھو بہشتی زیور جلد اول صفحہ ۳۰۔ "بھی کو دور سے چکانا اور یہ
 سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی اور کسی سے ڈری مانگنا اور کسی نام کی سنت مانگنا اور
 کسی کی دوائی دینا (کفر و شرک ہے)۔"

پھر دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۹۔ "غریب نواز کوئی نہیں، الہیہ کی
 چھٹکار کسی کو نہیں ہوتی، نہ دنیا و نہ کو یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔"
 پھر دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰۔ "جو کوئی بھی مخلوق کو عالم میں تصرف
 ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اسے پر شرک ثابت ہو جاتا
 ہے گو کہ اللہ کی برابر نہ سمجھے اور اس کے متعلق کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے۔"

لے ان امور میں کتبِ اولیاء کا مطالعہ کیجئے، انوارِ امتیاز، برقِ انوار۔

اب دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸۸۔

"ایک شخص غلط فرمایا ہے۔ یارسولِ کبریا صبرا ہے
 ایسے اشعار میں خیال کہ حضور فرماؤ رس ہیں، شرک ہے۔"

طرفہ تماشا یہ کہ وہابی و ولولہ بند یہ کہ اپنا شرک بتاتے ہیں لیکن حاجی اللہ
 باہر کر علیہ السلام، وہ اپنی محبوبہ کی حالت میں قصیدہ غزلیہ تحریر فرماتے ہیں جس
 کے بعض اشعار یہ ہیں۔

ذرا پھر سے سے پر دے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ

مجھے دیکھا تو یا رسول اللہ
 شیعہ مائیں ہو تم و سیدے کل ہو تم۔

تمہیں چھوڑاں کجاں جازو بتاؤ یا رسول اللہ
 گئے کا بچش کھانے دو بخور دے بے بختش

محبِ حبِ شفاعت اب پر لاؤ یا رسول اللہ
 یقین ہو جائے گا کھار کو بھی اپنی بخشش کا

جو میدانِ شفاعت میں تم آؤ یا رسول اللہ
 اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں

تم اسب چاہو ہنساؤ یا زلاؤ یا رسول اللہ
 جہازِ امت کا حق نے تم کو ایسا ہی کئے تھا

تم اسب چاہو ڈھاؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
 چھینا ہے بے طرح گردابِ غم میں نا خدا کو

مر کی شستی نہاؤ پر لگاؤ یا رسول اللہ

نیز بانی مدرسہ دہلوی جناب قاسم صاحب نانوتوی صاحب قضاہت قاسم
دیکھتے، وہ کہتے ہیں کہ

شمار اہلسن کی اگر حق سے کچھ لیا چلتا
تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ دہرا
نہاک پر سب ہی پر ہے نہ ثانی حسد
زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے حسد کی سرکار
نہاک پہ عینے وادیس ہیں تو خیر ہی
زمین پہ جسوہ نما ہیں حسد مختار
وہ کہ اسے کرم حسد کی محیرے سوا
نہیں ہے قاسم علیہ السلام کا کوئی حامی نہ کار
گناہ کیا ہے اگر کچھ گناہ کے میں نے
تجھے شفیع کہے کون کر نہ ہوں بدکار
یہ سن کے آپ شفیع گناہ ہاگاراں ہیں
کہے ہیں میں نے اکتھے عہدہ کے انبار
ترسے محاسن سے اتنی تو ہو گئی تحفیف
بشر گناہ کریں اور غائب استغفار

اے ہمس ڈھائی کو تو دیکھتے کسی مرد زوری نور ہا ہے گناہ کیا ہے اگر ہم نے گناہ کے کہ تو ہم گنا
دارتہ تو آپ شفیع کیسے بختہ، خواہم نے آپ کے شفیع رہنے کے بیٹہ گناہ کے میں غیبت سے
کو میں خدا سے غائب نہیں درہم سے بھی کہتے کہ ہم نے گناہ کے تو گناہ کیا کیا ہم گناہ کے
تو آپ غناہ کیسے بختہ، و ماہر (پاک غناہ) نہ رہنے کو ہم نے گناہ کے ہم گناہ کیسے نہیں کیا ۱۲

یہ ہے اجابت حق کو تری نفس کا کھانا
نقشائے ہر دم و مشروط کی سنیں نہ پکار
اگر جواب دیا کیوں کو تو سنے بھی
تو کوئی اسن نہیں جو کہہ کچھ افسرد
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارے سوا عزم خوار
رجا و خوف کی حور میں ہے امید کی ناز
جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہوشے بیڑا پار

تو دیوی، انگوی، خٹاوی فودن سے پی جی اور نانوتوی جی پکے کتے مشک
تھہرے، گو نہیں نہیں، پی جی کہیں خدا ایک ہے، تو سنے ہے اور جہان ہی
کے سنی کہیں خدا ایک، تو کافر ٹھہری، نانوتوی جی رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام
کی ختم نبوت سے انکار کر کے چھپے آپ کی کش مائیں تو عین اسلام اور اہلسنت
اپنے آقا سے نامدار تھی تاجدار کو بیٹا، اے شے دبے نظیر و خاتم النبیین مائیں تو
نظر نہ کر دھراس، اہلر اضطرابین شہزادہ ہم۔

شاگردو، فہر سادات و علما، داؤدیا پر گنبد بنانا اور اس پر غلاف
ڈالنا، وہاں روشنی کرنا اور قبو پر پھول ڈالنا اور شہرین و علماء سامنے کے
کر فاختہ دینا اور کھن یا قبر میں شہید و عہد نامہ و تیر کاٹ بزرگان دین
رکنا یا کفن پر کچھ رکھنا، قبور پر پافلوں کو بھرا کر قرآن پڑھوانا اور ختم بزرگان
پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بس مختصر فرما دیجئے کہ مسلمانوں کو کیا عمل کرنا چاہیے۔

استاد، سادات و اولیاء و علماء کے مزارات پر عمارت و گنبد بنانا اور وہاں روشنی کرنا اور کس کو زینت دینا، قبور پر بار پھول ڈالنا، ان بزرگوں کا پھنس کرنا، ان کی قبور پر چادریں (غلاف) ڈالنا اور کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا، سب کا اہمال و اسباب کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ اسی طرح میت کی پیشانی پر بسم اللہ اور عن الہریم پر غرضیت لکھنا یا کفن پر لکھنا اور کفن میں یا قبر کے طاق میں شجرہ و تبرکات رکھنا یقیناً جائز و مفید اور صاحب قبر کے لیے وسیلۂ نجات ہے، ہوں ہی قبروں پر قرآن خوانی اگر کس پر اجازت نہ ملے ہائی، تو بے شبہ جائز اور مستحسن ہے۔ بس سے اور نہ ذکر الہی و رسالت پناہی سے صاحب قبر کو اس حاصل ہوتا، دل بہلتا، وحشت دور ہوتی ہے اور متم بزرگان کا درپردہ نقشبندیہ چشتیہ پڑھنا جیسا شیخ کوام کا معمول رہا اور ہے۔ بلکہ شک جائز اور محل مشغلات کے لیے نفیس موشرعل ہے۔ ان خاندان نجدی میں یہ سب کفر و شرک و بدعت ہے۔

و یکند تقویۃ الایمان صفر ۵۵۰ و پیشتر دیور حیدر اول صفر ۴۶۰ و حیدر دوم صفر ۵۰۰ اور زمانہ حال کے ایک سترہ سال سے دین پاک کی حاجت کرنے والے میاں کفایت اللہ دہلوی کی تعلیم الاسلام نمبر ۱۱ کو ان کتب معلوم ہیں ان غلام اور مستحقہ مستحقہ کو بدعت و کفر و شرک و حرام لکھا ہے نیز فاولے رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ و یکسو "خانہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا، بدعت ضالہ ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے" نیز نہیں لکھو ہی جی نے براہین قاطعہ میں فاسخ پڑھنے کو بدعت نہ بتایا ہے اللہ تعالیٰ اسکا نوحہ ان شیاطین و نابین دیوبندی سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

لے ان مہمیں ذیل کی کتابیں مطالعہ کیجئے درجی المذاہب الہدایہ میں حیات الموات ۱۰۱۰ کن، ہر اس ص ۱۰۰

شاگرد، حضرت گیارہویں کے کہتے ہیں؟ اور اس کا کلام وہ نیاز ل شریفی یا طعام کھا گیا ہے؟

استاد، حضرت پیران پیر و شیخ فرید الدین عارف و ساداتینا کی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فائدہ کو عرف میں کیا، وہیں شریعت کہتے ہیں۔ جملہ خاص و عام اہل اسلام مانج و حرول شیخ کرام ہے۔ بزرگوں نے اس عمل کے بہت فائدہ بتائے ہیں لہذا ہمیشہ کرنا چاہیے۔ و نیاز کی شریفی و طعام عمدہ تیرک ہے، ادب و تعظیم سے لینا اور کھانا چاہیے ان فرقہ ووافض اور افس کا بجائی فرقہ واپی اس کا سنت و دشمن ہے۔ ان شیخین کے نزدیک یا غوث کبھن شرک و کفر اور نیاز غوث اہل حرام کبہ نیاز کی تیر کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

و یکسو فاولے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۴۲ دیکھیں کہ نیاز کی چیز کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ (مضمناً) مگر کھانے سے دل مردہ ہو، دسیاہ کبکھا، ثواب۔

و یکسو فاولے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۰۱ جہاں نافع معروف نے لکھا یا جاتا ہو وہاں کھانا ثواب ہے، بلطفیم عجیب بات ہے کہ کھانے سے ثواب ہو، اور حضور غوث نقشبلیں کی نیاز کی چیز کھانے سے دل مردہ ہو، و یکسو یہ بتایا دیوبندیہ کی حرام خوری، حرام غلیظہ خوار کو سے کہ ان دیوبندی اور نقشبیت کے تیرک کے اہل حضرات اہل سنت و لہ احمد۔

ہیچو بل دوستی گل گرین تماشوی ہفریں گل ہنہشیں
نارنج چوں مرور راشد ہنہش یار او مرور راہد ہدوس

شاگرد ، کیا یہ وہابی جدا جدا عقیدے کفریات کے ایکجا کر دے ہیں ؟
 استاد : ہاں ہر ایک اپنی تہمت طبع سے نئے نئے کفریات تراشتے
 اور عداوت مؤدبان حق میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے ، چنانچہ
 محمود حسن دیوبندی نے گنگوہی کے مرگمٹی میں طنز پر مرثیہ لکھا اُس میں تو فرمایا
 بن کر انس کی تہذیب کو غلو نظر لایا ،
 دیکھو مرثیہ لنگوہی صفحہ ۷۱ اسے
 تمہاری تہمت الفد کو دوسے کے طور سے تشبیہ

گہوں ہوں بار بار ارنی مری و گجھی بھی امانی
 پھر گنگوہی کے کالے بندوں کو یوسف ثانی قرار دیا صفحہ ۱۱۰
 قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے پہلے ہیں
 عہد سود کا مہن کے لقب سے یوسف ثانی

عہد جمیع عبدک جیسے بندست اور سود جمع اسو کی معنی کالے ، وادری داہنیت
 وادری بندیت خوب دیوبندی کی شرح کی یعنی گنگوہی دلو کے کالے کالے بد شکل دوسیاہ
 بندے کو یوسف ثانی ہیں ، عجیب خدا مستیہ الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کے
 سترے ہاتھ لٹوانی بندت بدعت کافر مشرک ، یہ لوگ بڑھ کر اور ترقی کی
 گنگوہی کو حضور بانی اسلام خیر الامم علیہ الصلاۃ والسلام کا ثانی بنا دیا ۔
 دیکھو مرثیہ صفحہ ۱۰

اے ہر شاندار رسول سیدہ اور مجدد رسول ہے وہ بغدادی ہے جو بندہ رسول نہیں وہ بندہ
 انہیں ہے ۔ دیکھو رسالہ عجیب العقاب ۶
 نوری رضوی لقب غلام ، دیوبندی کی کتاب غلام : ادا پانا : لا اور سے طلب فرمائیے ۔

زباں پر اہل اہو اسکے ہے کیوں اہل کمال شایہ
 اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

تھانہ بھون میں حد کا شعلہ کھبڑ کا

یعنی جب اشرف علی تھانوی نے دیکھا کہ نبوت و رسالت تو نہیں چاہتا تھا
 تو اس حق سے اُسے گنگوہی کو چھینا دیا ، فردا توڑ کیا اور کتاب مسابہ لفظ الہمان
 لکھ کر اس میں یہ اعلان کر دیا جو مع باخدا دایرہ کہ ، دبا خلق کا نیست یعنی میں صرف
 خدا ہی سے کام ہے کہمے خلاق سے کچھ کام نہیں ، ظاہر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم اور اہل و اصحاب و اولیاء و مشائخ سب ہی خلاق ہیں انکے تو تھانوی
 جی منہ ان سب سے اپنا کوئی علاقہ نہ مانا ، واقعی یہ کیسی سکل تقلید و تمیل ہے ام
 لو جیہ اسلعل دیوبندی کی ۔ وہ پہلے ہی حکم لگا گیا تھا کہ ” اللہ کے سوا کسی کو نہ مانا اور نہ
 کو ماننا محض خطیہ ہے “ تو کیا تھانوی جی کسی نبی رسول و غوث کو مان کر مصلحتیں نہتے
 پھر مزید برآں یہ کفر تھانوی جی کو آگے بڑھ کر خود نبی و رسول بنا اور جس میں پناہ مذمت
 بخدا اور بلا طبیعت اشتلا اپنے نام پر درود پڑھوانا تھا ، اس لیے اس عمارت
 لغو نہ کی بلکہ دایہ لفظوں سے نہ اٹھائی باقی ، تو پھر اور کیا عیونت تھی ہاں شل
 امام الطائفہ کے زرد میں ویسا صاف نہ کہا ، بلکہ ڈرا لٹھے جوئے ، لگا سیف
 قلم اہل حققت کی حضریں زبرد و رسمت نہ پڑھائیں ، اور اس صبر کے الفاظ میں ہوا
 خوابان و اہیت کو گچا پش فضل بحث و تال کی باقی رہے ، لیکن جب آگے بڑھ
 کر نبوت و رسالت کے دعوے ہوئے ۔ تب تھانوی جی کے مفہوم اور اس صبر
 کے معنی و مقصد و کما حقہ صاف کھل گئی اور قرآن اسی پر وال ہو گئے کہ تھانوی
 جی صاحب لیل رستہ ہیں اور ہمیں خدا ہی سے کام ہے رسول کریم و دیگر انبیاء
 نے تھانوی جی کی لفظ الہمان کا رد و کلمات انسان اور اوخا انسان میں دیکھو ۔

و رسل علیہم الصلاۃ والسلام و اسباب و الی بیت وغیرہ سے کچھ کام نہیں
(مطلب و مفہوم تھا تو ہی در صرح) تھا تو ہی جی کے حاضری یہاں یہ کہیں گے کہ
یہ صریح تو تھا تو ہی جی کا نہیں، فلاں بزرگ کا ہے، تو ان پر اعتراض ہوا، اولاً
یہ جواب نہیں بلکہ تھوڑی سی کے نہ الزام سے لینا ہے، ثانیاً ہر شخص کا گھر عا ایک
جو نا ضروری نہیں، ہم تو چوکھٹا تو ہی جی کی، تب تک پہنچے ہوئے ہیں لہذا ان کی
ترکی ہم نے کھول دی، بزرگ کی طرف نسبت پر بچپن، اور قولین سلم و کافر کا
فرق مجھوں سمجھ، بڑھتی نہیں تو کیا ہے، نسبت طریح البطل جب سلم کے کا مجاز
ہوگا، اور جب شریک کہہ گا اپنی حقیقت پر رہے گا، یوں یہاں اگر کوئی مسلم
کہے تو اس کے یہ منہ کی طرح نہیں ہو سکتے کہ وہ خدا کے سوا اور متبادل و مجبور
خدا سے انکار کرے اور اپنا علاقہ توڑ دے۔ بلکہ یہ کہ وہ ان سے تعلق کو بھی خدا ہی
سے علاقہ جانتا ہے کہ

مروان حسدا خدا بناسند لیکن رح خدا خدا بناسند

اس کا مقصود یہ ہے کہ اصل مقصود رب و توحید ہے، انبیاء و رسل و
اولیاء سے علاقہ بھی اسی مقصود و اصل سے علاقہ کے باعث ہے تو ان سے
علاقہ لینا اس سے علاقہ ہے، توحید منہ ابونے کہ رب مزدوم اور اس کے
مجبور مجبوروں سے مجھے کام ہے، باقی خلائق سے مجھے کیا کام۔

من بشارتو شرم انہا بجا رخصتند اور تھا تو ہی جی کا یہ مقصود ہو کہ نہیں ہو سکتا۔
کہ ان کے امام الطائفہ کے دھرم میں یہ شریک ہے، امام الطائفہ کا قول تو یہ تم کو کہ
چیکو کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مانا کروں گا ماننا محض خطبہ ہے یہ تھا تو ہی جی کا
اسلمی دھرم پر شریک نہ ٹھہری گے جاگ اپنا مقصود یہ بتائیں گے۔ پھر ۱۳۳ھ
میں بڑھ میں نے جو شخص دیکھا اور بارہ کے ساتھ شادی کا را وہ ٹھہرایا، اور اپنی

بازہ عورت کو (ما عاذا اللہ) آم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرار دیا،
و میسر سالہ ما ہوا الا صداد، ماہ صفر ۳۳ھ از قضا نہ بھون "ایک صاحب کو
کشوف ہوا کہ احقر (اشرف علی) کہتے تھے ہیں حضرت عائشہؓ نے والی نہیں
نے مجھے اس کو کہا کہ میرا دل بہن مٹا اس طرف منتقل ہوا، اگر کسی عورت اس کے
باہر آئے لی (اس مناسبت سے کہ جب حضورؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت
عائشہؓ سے نکاح کیا تو حضورؐ کا بہن شریعت پچاس سے زیادہ تعداد حضرت عائشہؓ
بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے" (التعلیل مغنی) یہ تو ۱۳۳ھ میں دیا۔ اس
باقی نہیں۔ پھر ۱۳۳ھ میں عمارت نیارا ہو گئی یعنی مرید کو لا الہ الا اللہ اشرف علی
رسول اللہ اور دود و انعم صل علی سیدنا و نبینا اشرف علی کائنات نامہ پیش
دیا۔ و کیو رسلا الہ صداد، ماہ صفر ۱۳۳ھ میں ولی مقصود پورا ہو گیا یہ
انتہا سے اس آئندہ کل جو تاسم نافوڑی نے تحذیر الکاس میں کی کہ حضورؐ کی شہل پہ
نجا اور بھی ہیں۔ اور اگر بالفرض آپ کے نام سے اور میں جو دھرم ہو تو نام النہین
ہوئے میں حضورؐ کے کچھ فرق نہ آئے، یہ حضورؐ کی غایت کو ستام مدح میں ذکر کرنا
سیس نہیں کیونکہ خاتم النہین ہونے میں کوئی بھی باذات فضیلت نہیں دیکھو
تحذیر الکاس صفر ۱۳۳ھ صفر ۱۳۳ھ۔

شاگرد: حضرت ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں کچھ شبہ نہیں؟

استاد: مجھہ تعالیٰ تم مسلمان ہو، عزت و عظمت مجبوران حق کی کیا ہے
قلب میں ہے اور اس کا نام ایمان ہے۔

شاگرد: دیا اور دھرم مسلمان کا ایمان صاف یہ بتاتا ہے کہ میں نے اللہ و
رسول کی اسطو تو ہیں بھی کی تو وہ بلا شک کافر و مرتد ہو گیا، اگر یہ کیسا ہی زاہد
عابد بنتا ہو۔ اور اس وقت ان دہا یہ دہلیوہیہ کی گئی اب اس سے توصاف روشن نہ گیا۔

کہ انہوں نے کوئی دقیقہ نہ دیکھا اور رسول کی توہین کرنے میں اٹھ کر رکھا، مثلاً۔

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کو چیلنا ٹھہرایا۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ کے لیے شربِ خمراری و جہل و زنا و ظلم و غیرہ تمام مجرب کرنا ضروری مانا۔
- ۳۔ حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کم مانا۔
- ۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفتِ علیم غیب سے صاف انکار کیا۔
- ۵۔ حضور کے علم غیب کو جانوروں کے سوا وغیرہ کے علم سے لایا۔
- ۶۔ شفا عین حضور سے صاف انکار کیا۔
- ۷۔ وہ دشمنان جن کے نام عبداللہ، عبدالرحمن، عبداللہ، غلام محمد، اللہ بن محمد، بنی فہش، بنی فہش، علی بن فہش، ام بن فہش، پیر فہش ہوں ان کا کافر و مشرک بتایا، مردود رکھا۔
- ۸۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خواہ پیغمبر ہی یا قرآن یا ملائکہ ماننے کو شیطان بنا دیا۔
- ۹۔ مخلوق میں تمام برے چھوٹے جن میں انبیاء و مرسلین بھی آگے سب کو چھارے سے بھی زیادہ ذلیل مانا۔
- ۱۰۔ حضور کے مختار کل ہونے سے صاف انکار کیا۔
- ۱۱۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی علمِ عالم جاہل بتایا۔
- ۱۲۔ حضور کو مر کر مٹی میں ملنے والے رکھا۔
- ۱۳۔ اور اس غیبتِ قول کی تہمت حضور پر رکھی کہ خود انہوں نے ایسا فرمایا۔
- ۱۴۔ حضور کا مرتبہ برائے بھائی کے برابر ٹھہرایا۔
- ۱۵۔ انبیاء و اولیاء کو عاجز، بے خبر، نادان، ناکار و بجا۔

- ۱۶۔ ادا میں تمام اقداس سن کر انگوٹھے جو سننے کو بدعت سیتہ کہا۔
- ۱۷۔ اس علمِ منوں کے ترک کو بہتر بتایا۔
- ۱۸۔ غیر متقدمین اور متقدمین کو عقائد میں متحد بتایا۔
- ۱۹۔ غیر متقدمین کے کچھ غمزدہ یا کراہت و دستِ بھراہی۔
- ۲۰۔ منہل میلاد شریف اور اس میں قیام کو بدعت و حرام و مشرک بہتم کہنیا کا سا نکال دیا۔
- ۲۱۔ اسی محلِ اقدس کو شہادتِ نفس، ہوائے طبعیت، شیطانی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اہانت رکھا۔
- ۲۲۔ محرم اور عید، شبِ برات میں طعام یا شرابی یا مٹوس یا سوتیلے کو کھانے یا شربت و حید و بر نیاز و فائزہ کو بدعت و ناجائز اور گمراہی بتایا۔
- ۲۳۔ در فہم اقدس نبوی کو شرک رکھا۔
- ۲۴۔ و فیض یا شیخ عبد اللہ و جلالہ شینا فہم اہم بتایا۔
- ۲۵۔ قصور شیخ کو سببِ شرک رکھا۔
- ۲۶۔ نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خیال کو (معاذ اللہ) بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر بتایا۔
- ۲۷۔ تقویۃ الامان جو حسن گدھی، نا پاک، گمراہی و گمراہی کی کتاب ہے اس کو نہایت عمدہ کتاب بتایا اور اس کے تمام مسائل صحت مانے۔
- ۲۸۔ اس کے مصنف اسحاق و بوی کو قانع بدعت، عامی نسبت، عالم صالح، نفی، عالم باقران و حدیث، ولی، شدید، حجتی، مہبط رحمت الہی بتایا۔
- ۲۹۔ حبیبِ خدا کو درسد و بوند کے عالوں کا شکر و مانا۔
- ۳۰۔ اس اولیاء کو بدعت و حرام ٹھہرایا۔

- ۳۱۔ انبیاء اولیا سے مدد جسے کو شرک بتایا۔
 ۳۲۔ یاسرل اور یاسرٹ کہنے والوں پر حکم کفر و شرک بڑا۔
 ۳۳۔ بغداد رکلا، ہفت اشرف، اجیر، مکن پر وغیرہ کو مزارات اولیاء کی قیادت کے لیے جانا ناجائز تھا۔
 ۳۴۔ اولیاء کی مشیت ماننے کو کفر و شرک کہا۔
 ۳۵۔ مزارات اولیاء پر غفلت اور چادر ڈالنا حرام بتایا۔
 ۳۶۔ حصول بکثت و شفا کے لیے مزارات اولیاء کی خاک بدن یا منہ پر ملنے کو فعل نہ کیا۔
 ۳۷۔ خواہر الہیہ کی بھی بزرگ کو بھی دانا یا غریب نواز کہنا شرک قرار دیا۔
 ۳۸۔ نذر و نیاز کو شرک کہا۔
 ۳۹۔ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے فرواد استغاثہ کو شرک بتایا۔
 ۴۰۔ یا رسول اللہ جسے کو شرک کہا۔
 ۴۱۔ قبور سادات اولیاء و علمائے بجاہت و گنبد بنانے کو سخت گناہ قرار دے کر گنبد رسول اور گنبد صحابہ و اہل بیت و گنبد غوث اعظم و گنبد خواجہ اجیر ادرسی طرح تمام بزرگوں کے مقابر اور گنبدوں کو گناہ ثواب ٹھہرایا، کیوں کہ یہ گنبد بہت اور بہرہ رشت کے سامنے ہیں ثواب، تو یہ گنبد کے ٹھانے میں ثواب۔
 ۴۲۔ کہانے پر قرآن پڑھنے کو یہ پڑھنے کی مثل کہا۔
 ۴۳۔ تہریمی شجرہ وغیرہ رکھنے کو ناجائز بتایا۔
 ۴۴۔ حانظوں سے تہر پر قرآن پڑھنے والے کو کافر کہا۔
 ۴۵۔ قبر پر پھول ڈالنے کو تہر ٹھہرایا۔
 ۴۶۔ ختم حجاب کان پڑھنے والے کو کافر کیا۔

- ۴۷۔ گناہنا ثواب بتایا۔
 ۴۸۔ نیاز غوث الشہین کے علم و شرف کو ثواب کو ٹھہرا کر ٹھہرا لاکھا۔
 ۴۹۔ پانچ کرگاہی والی بدعت ٹھہرایا۔
 ۵۰۔ ٹھگڑہی کی قبر کو غفلت و کوتاہی سے ٹھہرا کر ٹھہرا لاکھا۔
 ۵۱۔ ٹھگڑہی کو حضور باقی السلام خیر الامم علیہ الصلاۃ والسلام کا ثانی نظیر ٹھہرایا۔
 ۵۲۔ ائمہ اربعین غاث حدیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنت توہین کی۔
 ۵۳۔ کار ملیہ میں بکاتے ائمہ اربعین کے اپنا نام (اشرف علی) داخل کیا۔
 ۵۴۔ درود شریف میں نبیائے مسند کی نگہ نیٹنا اشرف علی باجارت دی۔
 ۵۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ بنی مرچو مانے اور ستم نیت سے صاف ٹھکانا ہو بیٹھے۔ بیس میرا ایمان تو ان اقوال ٹھکانے کو دیکھتے ہوئے ان تمام ولیا و بزرگوار پر صاف صاف تو ان کی حکم کفر لگا ہے اور یقیناً ہر سلمان صاحب ایمان فوراً ان شایعین کے لیے یہی کہے گا کہ سب کے سب گمراہ، کافر اور ستم ہیں۔ اور جو ان کا مرید یا معتقد ہو۔ یا ایسے بد بھوں، ستمیوں کو اپنا پیشوا، مقتدا، عالم دین، صاحب ہستی مانے وہ بھی انہیں کی مثل گمراہ کا فرو مہر تہہ اس لیے کہ الوضوء یا لکھن کفر یعنی کفر کے راضی ہونا بھی کفر ہے والہا بالذاتی اب جناب اس کے مثل غلطی فرمائیں اور میری غلطی سے مجھے آگاہ کریں۔
 استاد، اللہ تعالیٰ تم کو ایمان میں یوں ہی مضبوط رکھے، تمہارے ایمان سے جو کچھ ان بد مذہبوں کی نسبت کیا بالکل حق و صمیم کہا، مگر مغفراہ

مزید متورہ کے تمام عناصر کوام خیر / شافعیہ / مالکیہ / حنبلیہ نے بالاجتماع
بالافتاق ان دواہیہ دیوبندیہ رشیدیہ احمدیہ لکھنوی، قاسم آبادی، قادیان، قلعہ
اشرف علی تھانوی اور ان کے مریدین و معتقدین سب پر غرضی کفر و کفر سے کر
یہ لکھ دیا کہ من شک فی کفرہ و عند ابہ قفلہ کفر یعنی جہان
کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب تم کو رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسليم کے چند احکام و
ارشاد امت سناؤ جن پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے۔

صیب و ذنب و اقب و ثوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ توں پیشہ
ان بد مذہبوں کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور ان کی حالت اور شکل و صورت سب
کے بیان کر کے ہم کو حکم فرمایا کہ ایاکم ربنا ہم لا یصلونکم ولا
یقنونیکنم۔ تم ان بد مذہبوں سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور رکھنا،
بیکس وہ تمہیں گراہ نہ کروں، کہیں وہ تمہیں یقین میں نہ ڈال دیں۔

لَا تَتَّبِعُوا جُلُوسَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا سُوءَهُمْ
تم ان کے ساتھ نہ کھاؤ پیوؤ ولا تَتَّبِعُوا سُوءَهُمْ نہ ان کے ساتھ

لے۔ دیکھو کہ ان میں تہذیب و ادب کے لیے عناصر عین دہشت انگیز ہیں ہاں جامع کفر کے
قوت سے دیکھیں۔ ۱۲۔

تھے تقابیل احکام و احادیث مع سند اگر دیکھنا ہوں تو قاتلے و آخرین جہنم میں سب
ہوا تھا۔ سنگ کر حاضر کیجئے۔ ۱۳۔

یَمُوتُوا وَلَا تَتَّبِعُوا سُوءَهُمْ نہ ان کے ساتھ بلاہ شادی کرو وَلَا تَتَّبِعُوا
یَمُوتُوا نہ ان سے بات چیت کرو وَلَا تَتَّبِعُوا سُوءَهُمْ نہ ان سے
اس وجہت کہو وَلَا تَتَّبِعُوا سُوءَهُمْ نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو وَلَا
تَتَّبِعُوا سُوءَهُمْ نہ ان کے جنازوں پر نماز پڑھو۔

نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسليم فرماتے ہیں :-

جو کسی بد مذہب سے اُسے دشمن ٹھہرا کر نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اس کا دل
ایمان و ایمان سے بھر دے، اور جو کسی بد مذہب کی تہذیب لے کر، اللہ تعالیٰ جنت
میں ۱۰۰ درجے اس کے بد مذہب سے اور کسی بد مذہب کو جہنم کے، اللہ تعالیٰ اس
کو بڑی گنجائش کے دن ایمان دے، اور فرماتے ہیں کہ بد مذہب تمام جہان
اور جہنم پانیوں سے بدتر اور چہنیوں کے کٹنے ہیں جس سے کسی بد مذہب کی
تعظیم و توقیر کی، اس نے اسلام کے دھانے پر مدھکی پس جب تم کسی بد مذہب
کو دیکھو تو اس سے ترشش روٹی کرو،

پس دین و ایمان کی سلامتی اس میں ہے کہ تم ان ایسا نہ ہو
و ارشاد اب مصطفیٰ پر عمل کرو اور تمام بد مذہبوں سے دواہیہ دیوبندیہ اور اہل
قادیانی، پنجاب، گاندھویا وغیرہ سے سنت متغیر اور ان کو اپنا سنت و دشمن مانو
ان کے ساتھ دوستی مسیئل بول، نشست و برخاست، سلام و کلام کو
حرام سمجھو اور ان کی کتابوں کو کفری زہر جانو گتیب و دواہیہ، مثلاً

سے دواہیہ دیوبندیہ وغیرہ بد مذہب سے کلام ہے اس کے ثبوت میں دیکھو اذکر اللہ
سے فی عقین دواہی و دیوبندیہ بد مذہبوں کے کچھ نماز سنت متغیر دواہیہ کرے۔ دیکھو سارے الضحیٰ الاکلیہ

تقویر الایمان، فصیح الثلین، صراطِ مستقیم، براہین قاطعہ
 فخری میلاد و عرس، حفظ الایمان، اصلاح الرسوم، بہشتی زیور، تمغیر الکلیس
 تعلیم الاسلام اور علاوہ ان کے جو رسالے کتابیں دیوبندیہ کے مریدین یا متقدمین
 کی تصانیف سے ہوں ان کو نہ خود چڑھو، نہ بچوں اور عورتوں کو پڑھاؤ، بلکہ
 دوسروں کو بھی ان سے سخت نفرت و لاؤ، اور معتبر کتابیں مثلاً بہارِ شریعت و
 دیگر تصانیف اہل سنت خصوصاً صفاتِ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد
 دین بیتِ حائمی شریعت فاضل بریلوی قدس سرہ کا مطالعہ کرو اور دوسروں
 کو پڑھاؤ مولا جل و علا البقیل اپنے حبیبِ کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے براہین
 اسلام کو دبا ہیے، دیوبندیہ اور نیز تمام بد مذہبوں کے شر سے محفوظ رکھے
 اور اکی ناپاک کتابوں سے اہل سنت کو بچاتے اور مذہبِ اہل سنت پر ثابت قدم
 رکھے۔

وما توفیقی الا باللہ وعلی اللہ تعالیٰ علی خیر
 خلقہ وخور عرشہ ستیدنا محمد وآلہ
 و صحبہ اجمعین

○

فقیر مباح الحبیب

محمد جمیل الرحمن سنی حنفی، رضوی قادری،

بریلوی غفر اللہ القوسے

درست اولیہ

ان کی سترائے نشانِ ہریش
ان سانپوں سانپوں انسانِ ہریش

قوان تباہان تباہانے نہیں
یمان کی تگے مری مانِ ہریش

ایم ایچ ایچ